مطبُوعات

CONCEPT OF MUSLIM CULTURE IN IQBAL
اقبالؒ کے کلام میں مسلم تمدن کا تصور

تالیف : جناب مظہر الدین صاحب
شائع کردہ : ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی ۔ اسلام آباد، پاکستان
صفحات ۱۴۴ ۔ قیمت دس روپے

فاضل مصنف کے خیال کے مطابق اُن کی یہ علمی کاوش ڈاکٹر اقبال مرحوم کے خیالات کی توضیح ہے۔ اس کام کے لیے انہوں نے اسلامی فقہ، اسلامی الٰہیات اور علم کلام اور اسلامی تصوف کے بارے میں موجود لٹریچر کو خوب کھنگالا ہے۔ مگر یہ بات بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتی ہے کہ انہوں نے اقبال مرحوم کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ ان کے کلام سے استنباط کرتے ہوئے بعض ایسے نتائج پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن میں تجدد پسندی کا رنگ پوری طرح جھلکتا ہے اور جو اقبال کے پورے نظام فکر سے مغائرت رکھتے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھنے سے قاری کے ذہن میں یہ تأثر قائم ہوتا ہے کہ اقبال عقل کے پرستار تھے اور کسی دینی معاملے کی صحت کو پرکھنے کے لیے وہ عقل ہی کو آخری معیار تسلیم کرتے تھے۔ ان کے نزدیک ہر شخص کو اجتہاد کا پورا حق حاصل تھا اور وہ اس حق کو کسی مخصوص گروہ کی اجارہ داری نہ سمجھتے تھے۔ وہ اسلام کو وقت کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے شدومد سے حامی تھے اور اس راہ میں اگر کوئی قولِ رسول یا فعلِ رسول حائل ہوتا نظر آئے تو اسے نظر انداز کر دینے کے حامی تھے۔

یہ ہے اقبال مرحوم کے خیالات کا وہ انداز جو شروع سے آخر تک اس کتاب میں ملتا ہے۔

فاضل مصنف نے اپنے نظریات جن مفروضات پر قائم کیے ہیں ان کی حیثیت بھی کافی حد تک محلِ نظر ہے۔ مثلاً انہوں نے صـ۹۱ پر حدیث کے بارے میں ابن قتیبہ کی جو رائے پیش کی ہے وہ درست

نہیں۔ پھر انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جو یہ بات منسوب کی ہے کہ وہ حضورؐ کی سنت کی پیروی کرتے تھے مگر اُن کے خاص فیصلوں کی پابندی نہیں کرتے تھے (ص ۱۲۱) یہ بھی غلط ہے۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں جو تین چار واقعات ایسے ملتے ہیں، محدثین اور علماء نے اُن پر سیر حاصل بحث کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ ان میں سے کوئی فیصلہ بھی سنت کے خلاف نہ تھا۔

ص ۱۳۲ پر انہوں نے ائمہ پر سنت سے انحراف کا جو الزام عائد کیا ہے وہ حد درجہ افسوسناک ہے۔ مصنف کے الفاظ ذرا ملاحظہ ہوں:

"حدیث کو رد تو نہ کیا جاتا تھا مگر اسے صحیح معنوں میں نافذ بھی نہ کیا جاتا۔ جہاں حالات کا اقتضا سنت کو نظر انداز کرنے کا ہوتا تو فقہاء بلا تامل ایسا کر دیتے۔"

فقہاء پر یہ ایک ایسا سنگین الزام ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں۔ ائمہ اور فقہاء تو بات کرنے سے پہلے یہ کہہ دیتے تھے کہ ہمارا وہی قول قابلِ قبول ہے جس کی تائید قرآن و سنت سے ہوتی ہو۔ معلوم نہیں فاضل مصنف نے ائمہ کے بارے میں حدیث سے بے نیازی کا یہ طرزِ عمل کہاں سے اخذ کیا ہے۔ مثلاً امام مالکؒ یہ کہا کرتے تھے: "میں انسان ہوں۔ مجھ سے خطا ہو سکتی ہے، سو میری بات کو قرآن و سنت سے پرکھ لیا کرو۔" اسی طرح امام شافعیؒ کا یہ قول بھی مشہور ہے: "جب تمہارے پاس کوئی ایسی حدیث پہنچے جو میرے قول سے متصادم ہو تو میرے قول کو اٹھا کر دیوار کے ساتھ پھینک دو۔" اس سلسلے میں امام ابوحنیفہؒ اور دیگر ائمہ و فقہاء نے بھی حدیثِ رسولؐ کے معاملے میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

کتاب کا معیارِ طباعت خاصا اونچا ہے۔

دینِ الٰہی اور اس کا پس منظر: تالیف: پروفیسر محمد اسلم صاحب شعبۂ تاریخ، جامعہ پنجاب، لاہور۔ شائع کردہ: ندوۃ المصنفین، سمن آباد۔ لاہور۔ قیمت ساڑھے سات روپے۔ صفحات ۲۵۶۔

مجدد الف ثانیؒ کے تجدیدی کارنامے کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اکبر کی دینی سرگرمیوں